سرکاری رپورٹ
گیارھواں اجلاس

مکمل

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

معنقدہ سہ شنبہ مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۹۰ عیسوی بمطابق ۲ رجب المرجب سنہ ۱۴۱۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۱
۲	سانحہ ریلوے اسٹیشن نئے المناک ٹرین حادثہ جان بحق ہونے والوں، مقبوضہ کشمیر کے شہداء، نیز اسمبلی کے معزز اراکین حسین اشرف صاحب کی والدہ اور میر محمد ہاشم صاحب گزنی کے انتقال پر مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی ۔	۲
۳	وقفہ سوالات ۔	۵
۴	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کے تقرر کا اعلان ۔	۲۹
۵	رخصت کی درخواستیں ۔	۳۰
۶	وزیر خزانہ کیجانب سے آڈٹ رپورٹس حصہ اول وحصہ دوئم بابت سال ۱۹۸۷-۸۸ء اور پبلک سیکٹر کی آڈٹ رپورٹس بابت سال ۱۹۸۷ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ۔	۳۴
۷	**سرکاری کارروائی** (۱) بلوچستان صوبائی وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے مشاہرات، مواجبات (واستحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰، مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۰ء ۔ (پیش کیا گیا)	۳۷
	(۲) بلوچستان اسپیکر وڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات مواجبات واستحقاقات کا ترمیمی) مسودہ قانون مسودہ قانون نمبر ۲ مصدرہ ۱۹۹۰ء (پیش کیا گیا)	
	(۳) بولان میڈیکل کالج (بورڈ آف گورنرز) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۰ء (پیش کیا گیا)	۴۵

جلد اول
شمارہ اول

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب اسپیکر . . . . میر محمد اکرم بلوچ

جناب ڈپٹی اسپیکر . . . . عنایت اللہ خان بازئی

افسران اسمبلی

سکریٹری اسمبلی مسٹر اختر حسین خان۔

جوائنٹ سکریٹری مسٹر محمد حسن شاہ۔

صوبائی کابینہ کے اراکین

۱۔ نواب محمد اکبر خان بگٹی۔ وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)

۲۔ مولوی عصمت اللہ۔ وزیر خزانہ۔

۳۔ سید عبدالرحمن آغا۔ وزیر آبپاشی و برقیات۔

۴۔ مولانا غلام مصطفےٰ۔ وزیر تعلیم۔

۱۔ میر ظہور حسین کھوسہ ۔

۲۔ جناب محمد اختر خان مینگل ۔

۳۔ 〃 محمد ایوب بلوچ ۔

۴۔ 〃 مولوی فیض اللہ آخوندزادہ ۔

۵۔ 〃 مولوی جان محمد ۔

۶۔ 〃 مولوی محمد اسحاق خوستی ۔

۷۔ 〃 مولانا محمد عطاءاللہ ۔

۸۔ جناب حاجی عید محمد نوتیزئی ۔

۹۔ 〃 ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔

۱۰۔ 〃 میر جان محمد خان جمالی ۔

۱۱۔ 〃 محمد صالح بھوتانی ۔

۱۲۔ 〃 سردار ثناءاللہ زہری ۔

۱۳ 〃 نواب محمد اسلم خان رئیسانی ۔

۱۴۔ 〃 میر محمد ہاشم خان شاہوانی ۔

۱۵۔ 〃 حسین اشرف ۔

۵۔	مولانا عبدالسلام ۔	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ۔
۶۔	میر ہمایوں خان مری۔	وزیر مواصلات و تعمیرات ۔
۷۔	مولوی انور محمد ۔	وزیر بلدیات ۔
۸ ۔	ڈاکٹر عبدالمالک ۔	وزیر صحت ۔
۹۔	سردار محمد طاہر خان لونی ۔	وزیر جنگلات ۔
۱۰۔	سردار شبیر احمد خان ترین۔	وزیر زکوٰۃ حج اوقاف اور سماجی بہبود
۱۱۔	جام میر محمد یوسف۔	وزیر صنعت و حرفت، تجارت و معدنیات
۱۲۔	میر طارق محمود خان کھیتران ۔	وزیر خوراک و ماہی گیری ۔
۱۳۔	مسٹر سعید احمد ہاشمی ۔	وزیر قانون و پارلیمانی امور و زراعت
۱۴۔	میر عبدالمجید بزنجو	وزیر مال ۔
۱۵۔	میر ذوالفقار علی مگسی ۔	
۱۶۔	سردار چاکر خان ڈومکی ۔	
۱۷۔	میر دوست محمد محمد حسنی ۔	

بلوچستان اسمبلی کے دیگر اراکین کی فہرست ۔

۱۶۔ " سردار محمد خان باروزئی۔

۱۷۔ " نور محمد صراف۔

۱۸۔ " محمد صادق عمرانی۔

۱۹۔ " میر صابر علی بلوچ۔

۲۰۔ " میر ظفر اللہ خان جمالی۔

۲۱۔ " عبدالحمید خان اچکزئی۔

۲۲۔ بیگم کملا حکیم لچھمن داس۔ (مخصوص نشست برائے خواتین)

۲۳۔ بیگم رضیہ رب۔ (" " " ")

۲۴۔ جناب ارجن داس بگٹی۔ (اقلیتی مخصوص نشست۔ برائے ہندو برادری)

۲۵۔ جناب بشیر مسیح۔ (اقلیتی مخصوص نشست برائے عیسائی برادری)

۲۶۔ " فریدون آبادان فریدون۔ (اقلیتی مخصوص نشست پارسی)

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

بروز سہ شنبہ مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۹۰ء بمطابق ۲ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ

زیر صدارت جناب محمد اکرم بلوچ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

۱ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از مولوی عبدالمتین آخوندزادہ

تلاوت کلام پاک ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو الرحمٰن اور الرحیم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے۔ جو رحمت والا ہے، اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اُس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں، اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو اُن لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ اُن کی نہیں جو پھٹکارے گئے، اور نہ اُن کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب اسپیکر۔ اس معزز ایوان کے معزز رکن جناب حسین اشرف کی والدہ اور جناب محمد ہاشم شاہوانی کے کزن رحلت فرما گئے ہیں میری گذارش کہ ان کے لئے دعائے خیر مانگی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد سانگی ریلوے اسٹیشن کے حادثہ میں فوت ہونے والوں کے حق میں فاتحہ خوانی ہوگی۔ پہلے مسٹر طارق محمود کھیتران صاحب اپنی قرارداد پیش کریں۔

میر طارق محمود کھیتران (وزیر خوراک) جناب اسپیکر! یہ ایوان سکھر کے قریب سانگی ریلوے اسٹیشن پر بہاؤالدین ذکریا ایکسپریس ٹرین کے حادثے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اس سانحہ میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر سخت صدمہ ہوا ہے۔ ہلاک

ہونے والوں کے خانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

جناب اسپیکر۔ قرارداد پیش ہوا اس نوعیت کی ایک اور قرارداد نواب محمد اسلم خان رئیسانی پیش کرینگے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد ایوان میں پیش کرتا ہوں کہ میں اس معزز ایوان میں بذریعہ قرارداد ہذا گذارش کرتا ہوں کہ سانگی ریلوے اسٹیشن پر ٹرین کے بدترین حادثے میں ہلاک ہونے والے مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے نیز سانگی کے مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر و جمیل کی دعا کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں سے اظہار ہمدردی کے طور پر یہ قرارداد منظور کیجائے۔

جناب اسپیکر۔ صابر صاحب نے جیسا کہا۔ اور سانگی کے مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی ہوگی۔ مولوی صاحب تشریف لاکر دعا کریں۔

(دعائے مغفرت مانگی گئی)

جناب اسپیکر۔ دعائے مغفرت کے بعد اب وقفہ سوالات۔

مولوی محمد اسحاق خوستی۔ جناب اسپیکر! میرا ایک مختصر پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ جناب والا! ایک تو یہ کہ وقفہ سوالات سے قبل مقبوضہ کشمیر کے شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔ یہ اشد ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میز پر جو کاپیاں رکھی گئی ہیں۔ یہ انگلش میں ہیں جبکہ اس ایوان کے ففٹی پرسنٹ ممبر انگریزی نہیں جانتے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ہمیں انگریزی سے کیوں اتنی محبت ہے۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ جناب والا! یہ اس ہاؤس کی بے عزتی ہوگی ورنہ میں ان کو اٹھا کر پھینکتا۔ مہربانی فرما کر یہ اردو میں رکھا کریں

جناب اسپیکر۔ مولوی صاحب آئندہ اردو میں ہوگا۔

مولوی محمد اسحاق خوستی۔ شکریہ۔

(مقبوضہ کشمیر کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت مانگی گئی)

وقفۂ سوالات

جناب اسپیکر۔ اب وقفۂ سوالات ہے ۔پہلا سوال میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے ۔

۱۷۱۰؎۔ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
اوستہ محمد باغ ہیڈ، اوستہ محمد گنداخہ اور اوستہ محمد ڈیرہ اللہ یار کی شاہراؤں کی تعمیر اور مرمت کی کیا پروگریس ہے ۔ نیز ان منصوبہ جات کی تکمیل کب ہوگا۔ اور ان منصوبوں پہ اب تک کتنے فیصد کام ہوا ہے ۔ تفصیل دی جائے۔

میر ہمایوں خان مری۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر! جواب کی پرنٹنگ میں غلطی ہوئی ہے۔ لہذا میں یہ جواب پڑھتا ہوں۔

اس سال کا تخمینہ اکیانوے لاکھ تراسی ہزار روپے رکھا گیا ہے۔ جس میں سے پچھلے سال اس کام پر بیالیس لاکھ روپے خرچ کئے گئے گراؤنڈ لیول تک کام مکمل کیا گیا۔ علاوہ ازیں مزید کام بھی کیا گیا۔ جناب والا! چند معمولی وجوہات کی بناء پر کام بند کرنا پڑا۔ مبلغ انچاس لاکھ بیس ہزار روپے ماہ جون میں واپس کر دئے گئے۔ ہمارے اپنے انجینئرز اور ایکسپرٹس انشاء اللہ اس پر کام مکمل کرینگے۔

اوستہ محمد باغ ہیڈ روڈ:۔ اس سڑک کا تخمینہ ۹۰.۱۸۴ ملین روپے تھا۔ جس میں ۱۱ کلو میٹر سڑک مکمل کرنی تھی۔ پچھلے سال اس پر ۴.۰۲ ملین روپے خرچ کئے گئے۔ اور تین ویسلز (۱۴۔R۔۱۴) کا کام ۴ کلو میٹر میں مکمل کیا گیا۔ علاوہ ازیں مزید پتھر وغیرہ بھی سائیٹ پر جمع کیا گیا۔ مگر چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر کام بند کرنا پڑا۔ اور مبلغ ۴،۹۲ ملین روپے ماہ جون میں سرکار کو واپس کر دیئے گئے۔ سال رواں میں کوئی رقم ابھی تک مذکورہ کام کے لئے نہیں ملی جس کی وجہ سے کام تا حال بند پڑا ہے۔

گوٹھ پور جدید رو روڈ گنداخہ باغ ٹیل روڈ:۔ اس کام کا تخمینہ لاگت ۱۹.۷۷ ملین روپے ہے۔ جس میں ۲۰ کلو میٹر سڑک مکمل کرنی ہے۔ پچھلے سال مبلغ ۹.۷۷ روپے مختص

کئے گئے۔ جس میں ۱۱ کلو میٹر میں میٹل بچھائی گئی تھی۔ علاوہ ازیں ۱۲ کلو میٹر کے لئے بھی میٹل وغیرہ جمع کر لی گئی تھی سال رواں میں اس کام کے لئے مبلغ ۲۰۰ ملین مختص کئے گئے ہیں۔ اب تک ۸۔ کلو میٹر سڑک مکمل کر لی گئی ہے۔ اور باقی کلو میٹروں میں کام شروع ہے۔ اس طرح ۳۳،۲۳ فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

اوستہ محمد جھٹ پٹ روڈ :- اس سڑک کا تخمینہ لاگت ۹۴۔۴۳ ملین روپے تھا جس میں ۴۶ کلو میٹر سڑک مکمل کرنی تھی۔ گذشتہ سال اس کام کے لئے مبلغ ۶.۹۳۲ ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ اور سال رواں میں اس کام کے لئے مبلغ ۲۰.۵ ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

اب تک تقریباً دس کلو میٹر سڑک مکمل کر لی گئی ہے۔ باقی کلو میٹروں میں کام شروع ہے۔ اسی طرح اب تک تقریباً ۳۳.۳۳/- فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی ۔ گذارش ہے کہ اگر ایکسپیڈائیٹ Expedite کرتا ہے۔ تو وزیر موصوف Commit کر دیں کہ جون ۹۰ء تک مکمل کر دیں گے۔ یہ راستہ۔؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ! جمالی صاحب نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مجبوری کے تحت یہ کام بند کیا گیا ہے ۔ تاہم یہ راستہ کمپلیٹ Complete کر دیا جائے گا پی اینڈ ڈی کو جب فنانس فنڈز ریلیز کر دیگا تو یہ سڑک مکمل کی جائے گی ۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب اسپیکر ۔ جیسا کہ میں اردو میں پیدل ہوں ۔ جبکہ وزیر صاحب بھی اردو میں پیدل ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ جواب نہ پڑھیں ۔

جناب اسپیکر ۔ اگلا سوال ۔

***۱۷۵ ۔ میر جان محمد خان جمالی ۔**

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوئی ڈیرہ بگٹی روڈ کی تعمیر پر بحساب چالیس لاکھ روپے فی میل خرچ کیا جا رہا ہے ۔

(بے) اگر جز و الف کا جواب اثبات میں ہے تو یہ خرچ کن مدات سے کیا جا رہا ہے

تفصیل دی جائے۔ نیز اگر یہ سڑک سال کے اندراندر ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے۔ تو کیا حکومت متعلقہ افراد کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے گی۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات۔

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مجموعی طور پر پچاس کلومیٹر سڑک کی لاگت -/۱۲۴.۹۰۰ ملین ہے۔ مدت تکمیل تین سال ہے۔ پہاڑی علاقوں میں عام طور پر اتنی ہی لاگت آتی ہے۔ یہ سڑک ۶۰۱ میٹر چوڑی کارپٹ ہوگی۔ اور کافی تعداد میں پلیاں پشتے تعمیر کئے جائیں گے۔ اس اسکیم کا تخمینہ قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ سے منظور شدہ ہے۔ اس کے اخراجات تین برابر حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ ایک حصہ مرکزی حکومت خصوصی ترقیاتی پروگرام ادا کررہی ہے۔ دوسرا حصہ گیس اور تیل کمپنیوں کا گروپ ادا کررہی ہے تیسرا حصہ صوبائی حکومت قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ سے ادا کررہی ہے۔ سڑک کی تعمیر معیاد کے مطابق کی جارہی ہے۔ متعلقہ افراد کی کوتاہی کی صورت میں مروجہ ضابطوں کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب ظفر اللہ خان جمالی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ پہاڑی علاقوں میں اتنی زیادہ لاگت آتی ہے۔ بل کے حساب سے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی پہاڑی علاقے بھی تو یہاں ہیں۔ یہ کسی ایک پہاڑی علاقہ کا مسئلہ نہیں ہے۔ یعنی یہی واحد پہاڑی علاقہ نہیں ہے۔ اس لئے یہاں اتنی لاگت کیوں آئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب کے سوال جواب میں عرض ہے کہ یہ پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں بیسیوں کلورٹس اور پلیاں ہیں۔ تاہم جمالی صاحب کو ہم لے جائیں گے۔ اگر ان کو اعتراض وہ دیکھیں گے۔ ہمارے انجینئرز اور ایکسپرٹس ہیں۔ جو اس کی وضاحت کرسکیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر۔ راستہ پہاڑی علاقوں سے گزرتا ہے۔ اور چھپن کلومیٹر ہے۔ سوئی سے ڈیرہ بگٹی تک جن لوگوں کو زمین میں یہ راستہ بنے گا کیا ان کو Land Compensation دی جائیگی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا! چونکہ میں خود بھی اس علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں میں کئی مرتبہ سوئی ڈیرہ بگٹی کے راستہ میں گیا ہوں۔ میں نے راستے میں کلورٹس دیکھے ہیں۔ ظاہر اس کے لئے ہم تیار ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب نے پچھلے اجلاس کے دوران بھی یہی جواب دیا تھا Land Compensation ادا کرنے کے بارے میں جناب والا! انہوں نے کہا تھا رولز اینڈ ریگولیشنز کے مطابق ہوگا۔ زمین کا معاوضہ دیا جائیگا۔ جناب اسپیکر۔ شریعت کے تحت تو مسجد نبوی میں بھی اگر توسیع کرنا ہوگی۔ تو زمین کا معاوضہ دیا جائے گا۔ چاہے آپ مسجد نبوی میں یا مکے میں بھی توسیع کریں۔ اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔ جبکہ یہ زرعی زمین ہے اس کے لئے آپ کتنا پیسہ دینگے۔ یہ زرعی زمین ہے جو ضائع ہو رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب اسپیکر! جہاں تک زرعی زمین کا تعلق ہے

اس کی assessment ہو گی۔ اور اس کے مطابق اس پر عمل ہو گا۔ جمالی صاحب سے ہم ہم تسلی سے بات کرینگے۔ وہ میرے آفس میں آجائیں ہم متعلقہ documents آپکی خدمت میں لائیں گے۔ جو سوال آپ نے پوچھا ہے اس کا جواب دینگے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ بہت بہتر جناب۔ ہم اسی بہانے آپ کے آفس میں آئیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ غیب کا علم تو خدا جانتا ہے۔ بہر حال جو سوال آپ نے کیا ہے ہم اس کا جواب دینگے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب ہمیں اتنی تسلی کرا دیں کہ جو اراضی بھی روڈز میں جائیگی۔ ان کی مالکان کو مارکیٹ میں قائم ریٹس کے مطابق معاوضہ دیا جائے گا۔ جناب والا! واضح رہے کہ یہ گورنمنٹ standard rule رول بھی ہے۔ کہ معاوضہ مارکیٹ ریٹس کے مطابق دیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا! میں صحیح بتا دوں کہ متعلقہ محکمہ کے مطابق جو مجھے بتایا گیا کہ بعض افراد نے بتایا کہ یہ زمین فلاں فلاں کی ہے۔ اور انہوں نے donate کی ہے۔ لیکن جب لوگ وہاں کام کرنے کے لئے گئے تو انہوں نے اس کی قیمت طلب کی اور کہا کہ اس کا معاوضہ ہمیں دو جبکہ کمشنر صاحب کے مطابق یہ donate کی گئی تھی۔ لیکن اب وہ اس کا معاوضہ مانگتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ تاہم میں پوچھ کر جمالی صاحب کی تسلی کرا دوں گا۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ جناب اسپیکر۔ میں صرف اپنی گذارش کرونگا۔ انیس سو چوراسی سے یہ اسکیم بنی تھی۔ اس کی تمام مدات کیلئے Asian Development Bank نے پیسہ دیا تھا۔ اس میں کمپنسیشن بھی شامل تھی۔ اگر کسی نے رپورٹ دی ہے وزیر صاحب کو لوگوں نے زمین ڈونیٹ کی ہے۔ تو جناب والا! میں کہتا ہوں یہ رپورٹ غلط ہے۔ جیساکہ میں نے کہا یہ اسکیم دراصل انیس سو چوراسی میں بنی تھی ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ اس کے بارے سمجھوتہ ہوا تھا۔ لہذا اس ضمن میں مزید کارگزاری کی جائے۔

شکریہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا! میں جمالی صاحب کو تسلی دلاتا ہوں میں ایک جنرل بات کر رہا تھا ہم آپ کے ساتھ جائینگے۔ اور انشاءاللہ میر ظفر اللہ خان جمالی اور جان محمد خان جمالی صاحب ہمارے ساتھ ہوں گے۔ اور آپ ہمیں بتائیں گے۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب اسپیکر صاحب ایک معزز ممبر نے یہ سوال پوچھا تھا کہ Land Compensation کی ادائیگی شریعت کے مطابق کی جائے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ایسا ہو تو میں درخواست کرتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے مولانا خوستی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب اسپیکر۔ جو سوال یہاں کیا گیا ہے میں نے اس کا جواب دیدیا ہے۔ ویسے بھی اسمبلی کے طریق کار کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جو ممبر کوئی سوال پوچھتا ہے۔ تو اس سے ہٹ کر سوال نہیں پوچھا جاتا۔ لہذا آپ اس سے ہٹ کر سوال نہیں پوچھ سکتے۔ آپ مہربانی فرما کر نیا سوال پوچھیں۔ ہم اس کا جواب دے

دیں گے۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا! یعنی آپ مولوی صاحب کے تحت کمیٹی بنانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب اسپیکر ۔ صابر بلوچ صاحب یہاں اسمبلی میں اگرچہ موجود ہیں لیکن وہ mentally یعنی ذہنی طور پر حاضر نہیں ہے۔

جناب اسپیکر ۔ اگلا سوال ۔

۱۸۴۴ - میر جان محمد خان جمالی ۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ایشین بینک کے تعاون سے سڑکیں فارم ٹو مارکیٹ بن رہی ہیں۔ اب تک ان میں کیا پیش رفت ہوئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

چار کام ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے ضلع نصیر آباد میں شروع کیے گئے ہیں۔

۱۔ بنڈ مانجھی پور پہلا سیکشن جس کی لمبائی ۱۲.۹.۵ کلومیٹر ہے۔ جس کی لاگت فی کلومیٹر ۱۲,۷۲,۸۹۲/- روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ اور جس کا ٹھیکہ حاجی سفر خان نے لیا ہے۔

۲۔ بنڈ مانجھی پور کا دوسرا سیکشن جس کی لمبائی ۱۰.۷۲۷ کلومیٹر ہے۔ جس کی لاگت فی کلومیٹر ۱۲,۸۳,۵۲۵/- روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ اور جس کا ٹھیکہ سکندر خان نے لیا ہے۔

۳۔ اوستہ محمد میر دل پہلا سیکشن جس کی لمبائی ۱۳,۲۵۰ کلومیٹر ہے۔ اور جس پر لاگت ۱۱,۴۳,۴۹۳/- روپے فی کلومیٹر خرچ ہو رہے ہیں اور جس کا ٹھیکہ غلام سرور پہلال نے لیا ہے۔

۴۔ اوستہ محمد میر دل کا دوسرا سیکشن جس کی لمبائی ۱۱.۱۳۰ کلومیٹر ہے۔ اور

جس پر لاگت ۱۰ر۷۶،۴۸۳ر ۔ روپے فی کلومیٹر خرچ ہو رہے ہیں۔ اور جس کا ٹھیکہ حاجی محمد ایوب مشوانی نے لیا ہے۔

اور سب پر کام شروع ہو چکا ہے۔

تفصیل ذیل از فارم تا مارکیٹ کا کام ٹھیکیداروں کو دیا جا چکا ہے۔ اور ان پر سروے کا کام شروع ہے۔

۱۔ بھنڈ تا مانجھی پور۔

۲۔ اوستہ محمد تا میروا ہ۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے۔

۱۸۸۔ میر محمد ہاشم شاہوانی۔ (نواب محمد اسلم رئیسانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف) بیلہ اور گزکے درمیان کوئٹہ کراچی شاہراہ کی مرمت و توسیع کے کام کی کل تخمینہ لاگت کس قدر ہے۔ نیز اس کام آغاز کب ہوا تھا۔ اور پروگرام کے مطابق یہ کام کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

(ب) مذکورہ بالا منصوبہ کا کتنا فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور اس وقت کام کی کیا رفتار ہے۔ نیز اگر اس منصوبہ پہ کام جاری نہیں ہے۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

یہ سڑک قومی شاہراہ ہے۔ اور وفاقی حکومت کی تحویل میں ہے۔ اس پر تمام کام نیشنل ہائی وے بورڈ اسلام آباد اپنی نگرانی میں کرتا ہے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ (ضمنی سوال) جناب والا! وزیر موصوف نے تو کہا ہے کہ یہ وفاقی حکومت کے تحویل میں ہے۔ جہاں تک روڈ کا تعلق ہے وہ تو ہمارے صوبے میں ہے۔ اگر اس روڈ کو وفاقی حکومت کئی سال تک نہ بنائے تو اس پر جو نقصانات ہونگے وہ تو صوبے کے ہونگے۔ اس سلسلہ میں ہماری صوبائی حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔ کیا وہ وفاقی حکومت سے بات چیت کرے گی۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ جناب والا! اس سلسلہ میں تین مرتبہ اسلام آباد

گیا تھا۔ ان کا دفتر سی اینڈ ڈبلیو کا تو اسلام آباد میں ہے۔ ان کے آفس والوں نے بتایا کہ وہ یہاں نہیں کراچی میں ہوتے ہیں۔ میں نے انہیں کراچی میں ٹریس کیا۔ وہ وہاں پر نہیں تھے۔ اب میں ان سے فون پر بات کرنے کی کوشش کرونگا۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ (ضمنی سوال) جناب والا! ہمارے صوبائی وزیر تو مرکزی وزیر صاحب کے حوالے سے کہتے ہیں۔ وہ اسلام آباد میں نہیں ہیں کراچی میں رہتے ہیں۔ اگر وفاقی وزیر کافی عرصہ تک نہ ملیں اس سلسلہ میں کیا اقدامات کریں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ اس کا تعلق بلوچستان گورنمنٹ سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق نیشنل ہائی وے بورڈ سے ہے۔ اور تعلق بھی وفاقی حکومت سے ہے۔ لہذا عمل درآمد بھی کرتے ہیں۔ جب ایک چیز سے ہمارا تعلق ہی نہیں ہے۔ تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اگر یہ ہم سے متعلق ہوتا تو پھر اس کی ذمہ داری ہم پر تھی۔ چونکہ یہ نیشنل ہائی وے بورڈ کا ہے۔ تو ہم ان سے کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہمارے پاس نہیں آتے ہیں۔ اور چیف منسٹر صاحب

نے بھی اس کے بارے میں کافی لکھا ہے۔ تاکہ وہ اس پر عمل درآمد کریں۔ ابھی تک وہاں سے کوئی مثبت جواب نہیں آیا ہے۔ یا پھر بلوچستان کے عوام اس پہ کام کریں

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال عبدالحمید خان اچکزئی کا ہے۔

۲۳۸*۔ عبدالحمید خان اچکزئی۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ چمن روڈ دریائے لوہڑہ کے نزدیک گلستان کراس پر ایک برساتی نالے کی وجہ سے خراب ہونے کا خطرہ ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا نالہ سڑک سے چند فٹ / گز کے فاصلہ پر رہ گیا ہے۔ اور معمولی بارشوں میں بھی سڑک کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

(ج) اگر جز و (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت معمولی خرچ پر اس سڑک کو زیادہ نقصان سے بچایا جا سکتا ہے اور اگر یہ صحیح ہے تو متعلقہ محکمہ اس سڑک کو بچانے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور کب تک تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ کوئٹہ چمن روڈ دریائے لوہڑہ کے نزدیک گلستان کراس پر برساتی نالے سے محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس سڑک کا سالانہ مرمت نیشنل ہائی وے بورڈ اسلام آباد کرتا ہے۔ جب یہ سڑک محکمہ مواصلات و تعمیرات کے چارج میں تھا تو تقریباً ۵ ار ماہ قبل محکمہ مواصلات نے اس پر محکمہ جاتی طور پر کام شروع کیا۔ مگر اس دوران نیشنل ہائی وے بورڈ نے اس کا چارج محکمہ مواصلات سے لیا۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ (ضمنی سوال) جناب والا! اس کا مطلب یہ ہو کہ اس سے پہلے سوالوں میں بھی اسی قسم کی باتیں ہوتی رہی ہیں۔ یہ جواب وزیر مواصلات کا تسلی بخش نہیں ہے کہ ان کے اور مرکز کے درمیان کوئی کوآرڈینیشن نہیں ہے۔ ممبران اسمبلی کو اور حکومت بلوچستان کو اس معاملے پر سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے۔ جیسا کہ ایک ممبر نے بھی کہا ہے کہ نقصان تو صوبائی حکومت کا ہو رہا ہے۔ یہاں کی سڑکوں

کا ہو رہا ہے۔ اگر صوبے اور مرکز کے درمیان کوئی کوارڈینیشن نہیں ہے۔ تو یہ کس کا قصور ہے یہ کس کا ذمہ داری ہے۔ یہ مرکز کا کام ہے یا پھر ہم سوال تو اسمبلی میں اس نقطہ نگاہ سے کرتے ہیں کہ ہم ان مسائل کی نشاندہی کریں جو ممکن ہے۔ کہ وزیر صاحب کی نظروں سے بچ گیا ہو۔ یا ان کے محکمہ والوں نے نوٹ نہ کیا ہو۔

جناب اسپیکر ۔ عبدالحمید صاحب آپ یہ ضمنی سوال کر رہے ہیں۔ یا تعلقات کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔ جناب والا! وزیر صاحب کا جواب تسلی بخش نہیں ہے۔ ان کے پاس اس کا کیا جواب ہے کہ مرکز اور صوبے کے درمیان کوآرڈینیشن کس طرح ہونا چاہیئے۔ اس بارے میں وزیر صاحب بتائیں۔

جناب اسپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔ جناب والا! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ اس سے

یہ ہو آتی ہے۔ صوبے اور مرکز کے درمیان مواصلاتی شعبہ میں کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر یہ رابطہ نہیں ہے۔ تو یہ رابطہ کیسے قائم کیا جائے۔ اور اس کا علاج کیا ہوگا۔ کیونکہ بلوچستان کی صوبائی حکومت اس کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر ڈالتی ہے۔ اور مرکزی حکومت صوبائی حکومت پر۔

جناب اسپیکر۔ یہ تو Political question ہوا۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب والا! میرے خیال میں کوآرڈینیشن کی بات ہے۔ اور یہ کہ کوآرڈینیشن کیسے establish ہو؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا! جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے۔ ایک چیز تو ہوتی ہے implementation اور دوسری چیز ہوتی ہے۔ Political question ہم اس وقت implementation کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ ایک چیز جب ہم سے تعلق ہی نہیں رکھتی ہے۔ تو اس کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔ جناب والا ! میں نے نہیں سمجھا کہ کوآرڈینیشن کی بات Political question ہے ۔ کوآرڈینیشن کی بات صوبے اور مرکز کے درمیان ہے ۔ یہ بات ہاؤس کے سامنے ہے ۔

میر طارق محمود کھیتران (وزیر خوراک) جناب والا ! جہاں تک خان صاحب کے سوال کا تعلق ہے ۔ تو وہ صوبائی خود مختاری سے ہے ۔ اس کے لئے ہماری گورنمنٹ نے ہر فورم سے آواز اٹھائی ہے ۔ یہی حقوق تو ہم مانگ رہے ہیں ۔ جس میں مواصلات بھی شامل ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ یہ بات اس سے تعلق نہیں رکھتی ہے ۔ یہ ایک الگ سوال ہے ۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا ! اگر Debates ہو رہی ہے تو کس

قاعدے اور قانون کے تحت ہو رہی ہے۔ ایک منسٹر جس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ اس کا جواب دے رہے ہیں۔ ہمیں بھی اس کا موقع دیا جانا چاہیئے۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ڈیبیٹ نہیں ہو رہی ہے۔

اگلا سوال عبدالحمید خان اچکزئی کا ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب والا! اس پر کیا فیصلہ ہوا؟ میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوآرڈینیشن کے بارے میں کیا ہے اور اسے کس طرح قائم کیا جائے گا؟۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب والا!، وزیر جو دن کو نہیں پکڑا جاتا۔ اس کو رات کو پکڑیں۔ کیا کیا جائے؟

جناب اسپیکر۔ یہاں جو بات آپ نے پوچھی ہے۔ وہ اپنی معلومات کے لئے پوچھی ہے۔ ہم کوئی فیصلہ تو نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔ اور فیصلے اتنی جلدی بھی نہیں ہوتے

ہیں۔ کوشش جاری ہے بہر حال۔ اگلا سوال عبدالحمید خان اچکزئی صاحب کا ہے۔

٭۲۳۹۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک برساتی نالے کی وجہ سے گلستان لوہڑہ روڈ بہت عرصہ سے خراب اور ٹوٹی پڑی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بارشوں میں اس نالے میں جواب سڑک کا کام دیتا ہے۔ ایک بس پانی میں بہہ جانے سے جانی نقصان بھی ہوا ہے

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے رات کو یہ برساتی نالہ چھوٹی موٹی چوریوں کی کمین گاہ بھی ہے۔

(د) اگر جز والف تا ج کا جواب اثبات میں ہے۔ تو پھر متعلقہ محکمہ اس کی مرمت کے لئے کیا پروگرام رکھتا ہے۔ اور کب، اگر کوئی پروگرام نہیں تو کیوں

وزیر مواصلات وتعمیرات۔

دولڈ بنک کا نمائندہ مسٹر جاہو (ooH c) اور محکمہ مواصلات وتعمیرات کے

۱۰ انجینئر نے اس برساتی نالے اور روڈ کا P.C.I اور تخمینہ ۱۳ ملین کا تیار کیا ہے۔ اور مسٹر چاہو (CH) P.C.I کو اپنے ساتھ لے گیا اور ورلڈ بینک نے اس کی منظوری دی ہے۔ اور جب ورلڈ بنک اس کا فنڈ مہیا کریگا۔ تو محکمہ مواصلات وتعمیرات اس نالے اور روڈ پر کام شروع کردے گا۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فنڈز کی کب تک امید ہوسکتی ہے؟

وزیر مواصلات وتعمیرات۔ جب وہ ہمیں فنڈز دیں گے اس کے بعد ہم اس پر عمل درآمد کرنا شروع کریں گے۔ یہ ورلڈ بنک کی بات ہے۔ آپ آجائیں دونوں مل کر بیٹھتے ہیں۔ اور کوشش کریں کہ وہ ہمیں فنڈز جلدی دیں تاکہ ہم عمل درآمد کریں۔ جیسے ہی یہ پیسہ ہمیں ملے گا۔ اس پر ہم عمل درآمد شروع کردیں گے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ (ضمنی سوال) ورلڈ بنک کے فنڈز بہت

دیر سے آتے ہیں بہر دست صوبائی حکومت اس سلسلہ میں اقدامات کرے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا! ویسے میں اپنے محترم ممبر سے یہ کہوں گا کہ انہیں یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ بلوچستان کا جو ایریا Areanise اگر آپ سندھ پنجاب اور فرنٹیئر کو اکٹھا کریں ۔ اب ہمیں فنڈز کتنے ملتے ہیں جتنے ہمیں فنڈز ملیں گے ۔ اس پر اتنا ہی ہم عمل درآمد کریں گے ۔ اس کے لئے ہمیں جتنے فنڈز کی ضرورت ہے اس کے کے مطابق ہم نے ڈیمانڈ دے دی ہے ۔ اس پر اگر ہمیں Positive response نہ ہو تو ہم کیا کر سکتے ہیں ؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔ جناب والا! گلستان روڈ جو ایک سب ڈویژن سے تعلق رکھتا ہے ۔ اگر اس کے لئے سردست کچھ نہ کیا جائے تو برسات کے دوران اس ڈویژن کا رابطہ صوبے کے دوسرے سے کٹا رہے گا اور اس علاقے کا تعلق بارڈر سے بھی ہے ۔ یعنی افغانستان سے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ورلڈ بنک پیسہ دے گا تو پھر ہم کچھ کریں گے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا! ہم نے ورلڈ بنک والوں سے بات

کی ہے۔ اور یہاں پر جو ان کے نمائندہ (Mr. Chao) بیٹھے ہیں وہ اس کا پی سی ون بنا کر وہاں لے جائیں گے۔ دوسری بات کہ یہاں پر روڈ نہیں ہے ہم کیا کریں گے۔ بلوچستان میں جتنے روڈز ہیں۔ اس کے متعلق آپ بھی جانتے ہیں۔ جس علاقہ سے آپ کا تعلق ہے۔ وہ ہمارا بھی ہے۔ جو فنڈز آئیں گے اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ سوالات کا وقت ختم ہوا۔ اب سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے۔

مسٹر اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے مندرجہ ذیل اراکین کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ سردار محمد خان باروزئی۔

۲۔ میر جان محمد خان جمالی۔

۳۔ نواب محمد اسلم رئیسانی۔

۴۔ ظہور حسین خان کھوسہ۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے۔

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب حسین اشرف صاحب ایم۔ پی۔ اے اپنی والدہ کی وفات کی وجہ سے موجودہ اجلاس میں نہیں ہو سکتے۔ لہذا انہوں نے موجودہ اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جناب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب سید عبدالرحمن آغا وزیر آبپاشی و برقیات جو سرکاری دورے پہ باہر گئے ہیں۔ لہذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی) —

سیکرٹری اسمبلی۔ ڈاکٹر عبدالمالک وزیر صحت جو کہ بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ نے مورخہ ۳۰ جنوری سے ۲ فروری تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ جام میر محمد یوسف صاحب، وزیر صنعت کراچی میں سرکاری مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ بشیر مسیح صاحب ایم۔پی۔اے نے نجی مصروفیت کی بناء پر آج سے یکم فروری تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ عنایت اللہ بازی صاحب ڈپٹی اسپیکر، حکومت ایران

کی دعوت پر ایران جا رہے ہیں، لہٰذا انہوں نے مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۰ء سے
۱۲ فروری ۱۹۹۰ء تک موجودہ اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ مولوی جان محمد صاحب ایم۔ پی۔ اے نے کراچی میں علاج کی غرض سے آج ۳۰ جنوری ۱۹۹۰ء سے اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی وزیر شہری ترقی نے نجی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سرکاری کارروائی

آڈٹ رپورٹوں کا ایوان کے میز پر رکھا جانا

جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ آڈٹ رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے ۔

مولوی عصمت اللہ۔ (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر ! آپ کی اجازت سے میں آڈٹ رپورٹیں (حصہ اول، دوئم) بات بابت سال ۸۸ ۔ ۱۹۸۷ء اور آڈٹ رپورٹ پبلک سیکٹر بابت ۸۸ ۔ ۱۹۸۷ء ایوان کے میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ مذکورہ آڈٹ رپورٹس مجلس برائے حسابات عامہ کے سپرد کی جاتی ہیں۔

سردار محمد خان باروزئی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) یا تو ساونڈ سسٹم ٹھیک کام نہیں کر رہا ہے۔ یا میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے۔ شاید مائیک ٹھیک کام نہیں کر رہے ہیں۔ مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا۔ مہربانی فرماکر اس ایوان میں ساونڈ سسٹم ٹھیک کیا جائے۔ ورنہ یہ کارروائی نہیں سنی جارہی ہے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

جناب اسپیکر۔ وزیر متعلقہ مسودات قانون پیش کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! یہ مسودات

قانون ہیں کل گیارہ بجے ملے ہیں۔ اتنی جلدی میں ہم اس کا مطالعہ بھی نہیں کر سکے ہیں۔ آپ ان کو جلدی میں پاس نہ کریں۔ اور بل اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا! ان بلوں کے متعلق ہم کیا کہیں۔ ان کی کاپیاں ہمیں ملی ہیں۔ ہم ان کو کیا اپوز کریں یا نہ کریں ان کے متعلق کیا اظہار کریں۔ جب ایک بل ایوان میں انٹروڈیوس ہو جاتا ہے۔ وہ ہاؤس کی ملکیت ہو جاتا ہے۔ تو واپس بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ میری گذارش ہے کہ ان کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب اسپیکر۔ صابر صاحب ابھی بل پیش ہو رہا ہے۔ اس پر چار دن بعد بحث ہو گی۔ پھر پاس کیا جائے گا۔ آپ بحث میں حصہ لے سکتے ہیں ترمیم پیش کر سکتے ہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون۔ جناب والا! قاعدے کے مطابق آج صرف بل ایوان میں پیش ہو رہا ہے جہاں تک اسٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجنا ہے۔ اس پر بھی بحث ہو سکتی ہے۔ وہ تحریک ابھی پیش ہو گی۔ اگر ایوان ضروری سمجھتا ہے کہ کمیٹی اس غور و خوض کرے تو یہ ایوان اس چیز کی بھی منظوری دے سکتا ہے۔ اب میں وزیر تعلیم سے

گذارش کرونگا کہ میری بجائے وہ ایوان میں بل پیش کریں۔

بلوچستان وزیر اعلیٰ صوبائی وزراء کے (مشاہرات مواجبات اور استحقاقات) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۰ء)

جناب اسپیکر۔ اب وزیر متعلقہ مسودہ قانون پیش کریں۔

مولوی غلام مصطفیٰ (وزیر تعلیم) میں بلوچستان وزیر اعلیٰ وصوبائی وزراء کے (مشاہرات ومواجبات اور استحقاقات کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ مسودہ قانون ایوان میں پیش ہوا۔ وزیر متعلقہ اب اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر تعلیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ وصوبائی وزراء کے (مشاہرات ومواجبات اور استحقاقات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء

کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ و صوبائی وزراء کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قواعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

ملک سرور خان کاکڑ - جناب والا! اس پر مجھے اعتراض ہے۔ اور میرا حق ہے کہ میں اس کی مخالفت کروں میری عرض ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی میں یہ ایک روایت چل پڑی ہے۔ کہ جب بھی کوئی بل پیش ہو تو اس کو صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار سے مستثنیٰ کروایا جاتا ہے۔ اس ایوان میں کمیٹیاں بنی ہیں۔ پریویلج کمیٹی ہے۔ ہاؤس کمیٹی ہے یہ کوئی جلدی اور فوری پاس کرنے کا بھی بل نہیں ہے۔ لہذا اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس پر غور وخوض کرے۔ تھوڑا بہت اس کو دیکھے اور پرکھنے والے کو بلائیں مگر انہوں نے یہ ایک روائیت بنالی ہے کہ ہر چیز کو اسمبلی کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔

اگر آپ نے اس پر عمل نہیں کرنا تو اس دفعہ کو اس کتاب سے نکال دیں۔

لہٰذا میری گذارش ہے کہ اس بل کو آپ اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کریں۔ وہ اس پر غور و خوض کرے اور بعد میں اپنی سفارشات کے ساتھ اس ہاؤس کو بھیجے اور ان کی سفارشات کے ساتھ یہ ایوان بل کو صحیح صورت میں منظور کرے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ جناب والا! اس سلسلے میں میری بھی گذارش اتنی ہے کہ قائد ایوان کئی مرتبہ اس ایوان میں میران کی تسلی کرا چکے ہیں۔ کہ جو بھی چیز حکومت بلوچستان کرے گی۔ وہ تمام ممبران کو اعتماد میں لے کر کریگی۔ وزیر اعلیٰ تمام ممبران کو اعتماد میں لے چلنا چاہتے ہیں۔ اس میں میری گذارش یہ ہے کہ اکثریت ہونے کے باوجود وہ اس کو کیوں جلدی پاس کرا رہے ہیں۔؟ ہمارے قائد ایوان باقی میران کو بھی جو آزاد میں یا حکومتی پارٹی میں ہیں۔ وہ ان کو اعتماد میں لے کر ساتھ چلیں گے۔ مگر اب پھر وہ پرانی مثال دہرائی جا رہی ہے۔ اور بل کو جلدی میں پاس کرایا جا رہا ہے۔ اور پہلے سے دی گئی تسلی کی نفی کی جا رہی ہے جس کا وعدہ انہوں نے اس ایوان کے اندر کیا تھا کہ میں تمام ممبران کو اعتماد میں لے کر چلنا چاہتا ہوں۔ تو میں قائد ایوان سے اپنی طرف سے اور ایوان کے دیگر ساتھیوں کی طرف سے جن کی رائے اور توقع یہ ہے کہ اس بل کو پہلے اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کریں۔ یہ چیف منسٹر

کا ادر اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر وغیرہ کے استحقاقات کا معاملہ ہے۔ اسی طرح ممبران کے استحقاق کا بھی معاملہ ہو سکتا ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی قائد ایوان سے گذارش کرونگا کہ وہ گھڑی گھڑی یہ مثال قائم نہ کریں کہ دفعہ ۸۴ کی مقتضیات کو مستثنیٰ کر کے کوئی کام کریں۔ میں گذارش کرونگا کہ وہ کوئی کمیٹی مقرر کرلیں یا پہلے سے جو اسٹینڈنگ کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ یہ بل اس کو ارسال کریں۔ اتنی جلدی مولانا صاحب سے بل پیش کرانے کی ضرورت کیا ہے۔ وزیر قانون صاحب خود بیٹھے ہوئے ہیں ویسے تو حکومتی پارٹی کا کوئی ممبر بھی بل پیش کر سکتا ہے۔ مگر کہیں ایسا تو نہیں ہے سعید ہاشمی صاحب کا تعلق آئی جے آئی سے ہے۔ اور ذمہ داری وہ جے یو آئی پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ وزیر اعلیٰ کی مدد کریں اور یہ بل ان کے کھاتے میں چلا جائے۔ شنید میں آیا ہے کہ اندرونی طور پر ان کے اندر بھی کچھ گڑبڑ چل رہی ہے۔ پہلے وہ مشورہ تو کرلیں کہ بل کس نے پاس کرنا ہے۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اور بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں وہ اس پر اپنی رپورٹ دے دیں پھر چار دن کے بعد بحث کرلیں گے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ جناب اسپیکر! میں اٹھا تھا آپ نے بٹھا دیا اس سلسلہ میں معزز رکن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جناب والا! میں اسکو اسطرح لیتا ہوں۔

کہ آپ کو اسے متعلقہ کمیٹی کو ریفر کرنا چاہیئے تھا تاکہ وہ اس میں ترمیم کریں۔ کیونکہ اس میں پہلے بھی پانچ ترامیم ہو چکی ہیں اور یہ بل پہلے بھی پاس ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کچھ تضاد بھی ہے کچھ ضروری چیزیں نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب اسپیکر اسکی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ آپ مجھے تو چھوڑیں میں کچھ گذارشات کروں اس کے بعد آپ کہتے رہیں اور ہم سنتے رہیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب اسپیکر۔ میں گورنمنٹ بینچز کی طرف سے یہ کہنے کو تیار ہوں کہ اگر ایوان کے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ یہ بل ہم کمیٹی کو بھیجنے کے لئے تیار ہیں لہٰذا میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں۔۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ جناب اسپیکر۔ میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ کہ اس میں کنٹراڈکشن ہے۔ اس کے آبجیکٹ اینڈ ریزن میں لکھا ہے کہ:

جناب اسپیکر ۔ اب وزیر قانون مسودہ قانون نمبر ۳ ایوان میں پیش کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں بولان میڈیکل کالج (بورڈز آف گورنرز) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء (مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۰ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

جناب اسپیکر ۔ مسودہ قانون پیش ہوا ۔ اگلی تحریک پیش کی جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب اسپیکر ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بولان میڈیکل کالج (بورڈ آف گورنرز) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء (مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۰ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قواعد نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

جناب اسپیکر۔ اب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - جناب اسپیکر۔ مجھے صرف ایک سیکنڈ دیں عرض کرنے کے لیئے میں وزیر موصوف کا مشکور ہوں لیکن ان کو مشورہ دوں گا کہ پہلے مولوی صاحب اپنی تحریک واپس لے لیں۔ کیونکہ انہوں نے قاعدہ ۸۴ کے تحت بل کو مذکورہ قاعدے کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دینے کی تحریک واپس نہیں لی۔ پہلے وہ اپنی تحریک واپس لے لیں۔

میر صابر علی بلوچ - جناب اسپیکر صاحب۔ میں وزیر موصوف کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے اپنی اور ہماری مجبوریوں کو سمجھا اور بل متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔ یہ ایک اچھی روایت اور خوشی کی بات ہے۔ انہیں بھی اس کا پتہ ہے کہ یہ بل جو چیف منسٹر اور دیگر وزراء کے مراعات یعنی involve salaries کے بارے میں پیش ہونے والا تھا۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ انہوں نے یقیناً خود اس کو ضروری سمجھا ہو گا۔ لیکن جناب والا! ہمارے نچلے درجہ کے ملازمین یعنی کلرکس اور ٹیچرز وغیرہ جو تین چار

گھریلو کے ملازمین ہیں ان کو بھی وہ دیکھیں وہ ان کی تنخوا ہوں اور پریویلجز کی بات ہم کیوں نہیں کرتے ہیں ؟۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر۔ میرے معزز دوست نے تو debate شروع کردی۔ اس مسودہ قانون کی بجائے وہ ادھر چیز پر کیسے بول رہے ہیں ؟

میر صابر علی بلوچ۔ میں آپ کو appriciate کرتا ہوں۔ اگرچہ آپ نے ہماری بات مان لی ہے۔ لیکن میں ان وجوہات کا ذکر کررہا ہوں جن کے تحت آپ نے یہ بل سلیکٹ کو بھیجا یہ ایک اچھی روایت ہے۔ اور خوشی کی بات ہے۔ جناب والا! آپ کے پاس گاڑی ہے۔ فرنشڈ بنگلہ ہے یہ بارہ جیپیں آپ کے پاس ہیں۔ نوکر چاکر اور گارڈز ہیں۔ یہ سب کچھ تو آپ کے پاس ہے۔ لیکن اس سے زیادہ آپ کیا چاہتے ہیں ؟۔

میر محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر۔ وزیر موصوف نے کہہ دیا ہے کہ وہ withdraw کر رہے ہیں۔ اچھا ہوا۔ مجھے بھی احساس ہوا کہ اب ہر مہنوں کے ساتھ

شودر بھی مل جائیں گے۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ خواتین والی کمیٹیوں کی طرح نہ بن جائیں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں کام ہو۔ آپ ہمیں بھی اس میں Privileges کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر! اس سے پہلے میں تحریک پیش کر چکا ہوں کہ اس مسودہ قانون کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ جناب والا! اب آپ تحریک پڑھ دیں گے کہ یہ بل اسٹینڈنگ کمیٹی کو پیش کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ یہ بل متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

مولوی غلام مصطفٰے وزیر تعلیم۔ جناب اسپیکر۔ مجھے جو تحریک پڑھنے کے عارضی اختیارات وزیر قانون کی طرف سے دیئے گئے تھے۔ میں اب بل وزیر قانون کے حوالے کرتا ہوں۔

بولان میڈیکل کالج (بورڈ آف گورنرز) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء

(مسودہ قانون نمبر ۔ ۳۔ مصدرہ ۱۹۹۰ء)

" To suitably increase the Salary and allowances of the Chief Minister and Ministers, so as to partly off-set the escalatio-n in cost of living. "

جناب اسپیکر - کیا صرف وزیر اعلیٰ اور وزراء کی کاسٹ آف لیونگ میں فرق آیا ہے ؟ یا ہم ممبران اسمبلی کی کاسٹ آف لیونگ میں دشواری نہیں ہے ؟ یا جناب والا ! انڈیپنڈنٹ بنچز پہ بیٹھے ہوئے اور اپوزیشن ممبرز کی کاسٹ آف لیونگ Cost escalation میں ایسکالیشن of Living جناب اسپیکر - اس طرح ہم تمام یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا استحقاق مجروح ہو رہا ہے ۔

جناب اسپیکر - منسٹر صاحب اس بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور - جناب اسپیکر - اگر ممبر حضرات کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ ان کے لئے بھی ایسا بل ایوان میں لایا جائے تو جناب والا ! ان کے ساتھ اس بارے میں مشورہ کر کے ایک علیحدہ بل لائیں گے - آئندہ اجلاس میں یا آئندہ جب ہم بیٹھیں گے باہمی مشورہ کر کے ایسا بل لائیں گے ۔

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ :

بولان میڈیکل کالج (بورڈ آف گورنرز) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے

میر ظفر اللہ خان جمالی - جناب اسپیکر! ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔ مگر اتنی ضرور گذارش کرونگا۔ کہ اس میں جو فارمیشن ہے۔ گورنر بلوچستان نے اگرچہ آرڈیننس جاری کیا ہے ہمیں اس پر اعتراض نہیں لیکن میں قائد ایوان سے گذارش کرونگا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی گذارش کی تھی ہمیں اس میں جو اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ آپ جو بورڈ آف گورنرز بنائیں گے۔ جناب والا! میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ اس میں امینڈمنٹ کے لئے بعد میں ان کو موقع ملے گا۔ وہ امینڈمنٹ لا سکتے ہیں۔ اگر معزز رکن پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو انشاءاللہ ایوان اس پر غور کرے گا۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ جناب والا! قاعدہ نمبر ۸۴ کے تحت تو آپ تحریک پیش کر چکے ہیں وہ تو پاس ہو جائیگی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر۔ جب ہم قاعدہ نمبر ۸۴ کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نکلتے ہیں کہ اگر ایوان نے اس کی منظوری دیدی تو گویا یہ بل اسٹینڈنگ کمیٹی سے ہو آیا ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ اگر ہم ترمیم دینا چاہیں تو کیسے ہوگا؟ اگرچہ ہمیں صرف یہ اعتراض ہے کہ آپ نے اس میں صرف تین افراد ٹوٹل رکھے ہیں جو پبلک representatives کہتے ہیں جو بھی آئیں گے۔ لیکن آپ دیکھیں کہ افسران کی تعداد دس ہے جبکہ عوامی نمائندے صرف تین ہوں گے۔ اس بورڈ آف گورنرز میں جب کہ وہاں بات اکثریت کی مانی جائیگی۔ اور اکثریت افسروں کی ہے؟۔۔۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جمالی صاحب جس نقطہ پر بول رہے ہیں وہ ہاؤس میں پیش ہوگا۔ اس وقت وہ ترمیم لا سکتے ہیں۔ اس لئے اس وقت یہاں اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق جب یہ بل دو دن بعد ایوان میں منظوری کے لئے آئے گا تو وہ اس پر بات کریں یا ترمیم کا نوٹس دیں۔

جناب اسپیکر ۔ اس پر چار فروری کے اجلاس میں بحث ہوگی۔

میر ظفر اللہ خان جمالی ۔ اگر آپ اس کے لئے دو دن دیں گے تو ہم ترمیم پیش کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر ۔ جی۔ چار فروری کو بحث ہوگی۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ ہم اس وقت ترمیم دے دیں گے۔ شکریہ۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر۔ اس سلسلہ میں یہ گذارش کروں گا کہ کیا acadamically اس بل کا تعلق بلوچستان یونیورسٹی سے نہیں ہے؟ بولان میڈیکل کالج کو بلوچستان یونیورسٹی govern کرتی ہے آیا یہ بل جب آپ پاس کریں گے تو اس کے بعد میں بلوچستان یونیورسٹی جو کہ بلوچستان یونیورسٹی ابھی تک آرڈیننس کے تحت چل رہی ہے۔ اس کے لئے کوئی بل پیش نہیں ہوا ہے آج جب آپ یہ بل پاس کریں گے تو جب بلوچستان اسمبلی کی طرف سے ایکٹ کے لئے کوئی بل پیش ہو گا۔ تو اس کا اس سے رابطہ ہے۔ یا نہیں ہے۔ کیا آپ کو دوبارہ amendment کرنا پڑے گی؟۔ وزیر تعلیم ایسی روایات اختیار کریں اس کا آپس میں کیا تعلق ہے۔

وزیر قانون۔ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ اب اسمبلی کی کارروائی یکم فروری ۱۹۹۰ء بوقت صبح ۱۱ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(دوپہر بارہ بجکر پندرہ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ یکم فروری ۱۹۹۰ء (بروز پنجشنبہ) صبح گیارہ ۱۱ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)